مورت بنانے کا بھی حکم دیا گیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ مکمل ہو ایک اور بات ہو گئی۔ بابا بہت بیمار ہو گئے اور انتقال کرنے ہی والے تھے۔ باپو صاحب یہ سوچتے ہوئے بہت مایوس و ناامید ہو گیا کہ اگر بابا انتقال کر جاتے ہیں تو بابا کے قدموں سے واڑا کو متبرک بنانے کا کام نہ ہو سکے گا اور تعمیر پر خرچ آنے والا سارا سرمایہ جو تقریباً ایک لاکھ روپے تھا ضائع ہو جائے گا۔ لیکن انتقال سے تھوڑی دیر پہلے بابا کے منہ سے نکلے ہوئے ان الفاظ نے کہ "مجھے واڑا میں رکھو یا لے چلو" نے نہ صرف باپو صاحب کی ڈھارس بندھائی بلکہ سب کو اطمینان دلا دیا۔ چناں چہ وقت آنے پر بابا کے جسم کو مرکزی کمرے میں رکھا گیا بابا ہی مرلی دھر بن گئے اور اس طرح واڑا سائی بابا کا سادھی مندر بن گیا۔ بابا کی شاندار زندگی نا قابلِ بیان ہے۔ اس کہ گہرائی کو کوئی ماپ نہیں سکتا۔

باپو صاحب بوٹی بہت خوش نصیب ہے جن کے واڑا میں بابا کا مقدس اور پاک جسم رکھا ہوا ہے (بابا کے سامنے جھکیے۔ سب کو شانتی ملے)

بھی ہو۔ شاما جو کہ ابھی وہاں سویا ہوا تھا۔ اسے بھی ایک ایسا ہی خواب آیا۔ جب وہ جاگا تو اس نے شاما کو چلاتے ہوئے دیکھ کر اس سے دریافت کیا کہ وہ کیوں چلا رہا تھا۔ آخر الذکر نے جواب دیا کہ اس کے خواب میں بابا نے آکر کہا کہ واڑا کے ساتھ مندر بناؤ۔ میں سب کی خواہشات پوری کروں گا۔ بابا کے یہ پیارے الفاظ سن کر میں جذباتی ہو گیا میری آواز گھٹ گئی۔ میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے اور میں چلانے لگا"

بابو صاحب حیران تھا کہ ان دونوں کے خواب کتنے ملتے تھے۔ امیر ہونے کی وجہ سے اس نے وہاں ایک واڑا تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا اور شاما کے ساتھ مل کر اس کا ایک منصوبہ تیار کیا۔ کاکا صاحب دیکشت نے بھی اسے منظوری دے دی۔ چناں چہ پھر باقاعدہ تعمیر کا کام شروع ہوا اور شاما کی سرپرستی میں زمینی فرش تہہ خانہ اور ایک کنواں تعمیر کیے گئے۔ بابا بھی لینڈی کی طرف آتے جاتے کچھ نہ کچھ مشورے بہتری کے لیے دیتے رہتے۔ باقی کا کام باپو صاحب جوگ کے سپرد کیا گیا اور جب کام چل رہا تھا تو بابو صاحب بوٹی کے من میں ایک خیال آیا۔ وہاں ایک کھلا ہوا کمرہ یا پلیٹ فارم بھی ہونا چاہیے جس کے درمیان میں مرلی دھر (بھگوان کرشن) بھی نصب کیا جائے۔ اس نے شاما سے کہا کہ وہ بابا سے بات کر کے ان کی منظوری حاصل کر لے۔ آخر الذکر نے بابا سے یہ بات اس وقت کی جب کہ وہ ادھر سے گزر رہے تھے۔ شاما کی بات سن کر بابا نے یہ کہتے ہوئے منظوری دیدی۔: "مندر تعمیر ہونے کے بعد میں وہاں رہنے کے لیے آؤں گا" اور واڑا کو گھورتے ہوئے مزید اضافہ کیا" واڑا کی تکمیل کے بعد ہم اسے خود استعمال کریں گے" "ہم وہاں رہیں گے کھیلیں گے اور ایک دسرے کو گلے لگاتے ہوئے بہت خوش ہوں گے" تب شاما نے دریافت کیا کہ کیا یہ مرکزی کمرے کی تکمیل کا کام شروع کرنے کا مبارک و مناسب وقت تھا۔ آخر الذکر نے اثبات میں جواب دیا۔ تب شاما نے ناریئل تڑوا کر کام شروع کیا۔ تعمیر کا کام وقت پر مکمل ہوا۔ اس کے بعد مرلی دھر کی

ہوئے ہیں اور آیا وہ ایک دوسرے سے مختلف یا ایک ہی ہیں۔ اس کو یہ بتانا اور اس کی جہالت کو ختم کرنا ہی گیان میں منتقل کرنے کی تعلیم ہے۔ جاندار کو گیان کیوں دیا جائے اگر وہ خود گیان کی مورتی ہے۔ دراصل اپدیش کا مقصد صرف اس کو اس کی غلطی دکھانا اور اس کی جہالت کو ختم کرنا ہے۔ بابا نے مزید اضافہ کرتے ہوئے کہا:-

"(1) "پرنپات" کا مطلب خود کو گورو کی پناہ میں کرنا ہے۔ (2) جسم، من اور دولت تینوں کو گورو کو وقف کرنا چاہیئے۔ (3) کرشن ارجن کو دوسرے گیانیوں سے ملنے کے لیے کیوں کہتے ہیں۔ سچا بھگت جو ہے وہ ہر چیز کو واسودیو سمجھتا ہے۔ (بھگت کے لیے ہر گورو بھگوان کرشن ہے) اور گورو اپنے شاگرد کو واسودیو سمجھتا ہے اور بھگوان کرشن ان دونوں کو اپنی جان یا آتما سمجھتے ہیں۔ (گیتا 17-18 پر گیان دیو کی شرح) چوں کہ بھگوان کرشن جانتے ہیں کہ ایسے گورو اور بھگت ہیں اس لیے وہ ارجن کو ان کی طرف بھیجتے ہیں تاکہ ان کی عظمت میں اضافہ ہو۔"

سمادھی مندر کی تعمیر

بابا جو کچھ بھی کرنا چاہتے اس کے بارے میں وہ کسی سے پہلے بات نہ کرتے بلکہ وہ حالات و واقعات کی ترتیب ایسے منجھے ہوئے انداز میں عمل میں لاتے کہ لوگ ان کی دھیمی رفتار میں حاصل ہونے والے یقینی نتائج کو دیکھ کر حیران ہو جاتے۔ اس سلسلے میں سمادھی مندر کی تعمیر کو مثال کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔ شریمان بابا صاحب بوٹی جو ناگپور کا کروڑ پتی تھا اپنے اہل و عیال کے ساتھ شرڈی میں رہتا تھا۔ ایک بار اس کے من میں خیال آیا کہ شرڈی میں اس کی اپنی ایک عمارت ہونی چاہیئے۔ اس کے کچھ وقت کے بعد ایک دن جب کہ وہ دیکشت کے واڑا میں سویا ہوا تھا اس نے ایک خواب دیکھا بابا نے اس کے خواب میں آکر اسے حکم دیا کہ وہ اپنا الگ واڑا تعمیر کرے جس کے ساتھ مندر

کو پوشیدہ رکھتے ہیں کہ وہ شدھ چیتن ہے (گیتا باب 5 کے اشلوک 15 کو دیکھیے) اس میں بیان ہوا ہے کہ آدمی کو دھوکہ ہوتا ہے کہ میں ایک جاندار ہوں جو بے سہارا اور غریب ہے "گورو جہالت کی جڑوں کو ہٹا کر تعلیم دیتا ہے۔ بھگت یا شاگرد کئی جنموں تک اس خیال کے زیر اثر رہتا ہے کہ وہ ہیچ اور غریب ہے۔ گورو اس کو سینکڑوں جنموں تک یہ تعلیم دیتا رہتا ہے کہ تم بھگوان ہو، تم سب سے زیادہ طاقتور اور قابل ہو" پھر وہ تھوڑا سا محسوس کرنے لگتا ہے کہ وہ واقعی تھے۔ کبھی نہ ختم ہونے والے دھوکے جس کے زیر اثر شاگرد جیتا ہے کہ وہ ایک جسم ہے ایک جاندار ہے۔ یہ خدا اور دنیا اس سے مختلف ہیں۔ ایسا وہم ہے جو اسے پچھلے جنموں سے ورثے میں ملا ہوتا ہے۔ اسی پر انحصار رکھنے والے اعمال سے اس نے خوشی، غم اور دونوں کی ملی جلی کیفیات حاصل کی ہوتی ہیں اس دھوکے، اس وہم اور بنیادی جہالت کو ختم کرنے کے لیے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ تلاش و جستجو کا عمل شروع کرے کہ جہالت کیسے پیدا ہوئی؟ وہ کہاں ہے؟ اور اس کو یہ دکھانا یا ان سوالوں کے جواب تک پہنچانا ہی دراصل گورو کا اپدیش کہلاتا ہے۔ گیان کی مثالیں حسبِ ذیل ہیں:-

(1) میں ایک جاندار ہوں

(2) جسم ہی روح ہے (میں جسم ہوں)

(3) خدا، دنیا اور جاندار ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

(4) میں خدا کا ذرہ نہیں ہوں۔

(5) میں نہیں جانتا کہ جسم روح نہیں ہے۔

(6) نہیں جانتا کہ خدا، دنیا اور جاندار ایک ہیں۔

"جب تک ان غلطیوں کو شاگرد کے شعور میں نہ لایا جائے وہ یہ نہیں جان سکتا کہ خدا، جاندار، دنیا جسم کیا ہیں۔ وہ کس طرح سے ایک دوسرے سے رشتے میں بندھے

بابا:- گیان کی تعلیم کیا ہے؟ جہالت کو ختم کرنا عرفان (گیتا پر تبصرہ کرتے ہوئے گیانیشوری شرح کے 1396ویں اشلوک میں لکھا ہے اے ارجن جہالت کو دور کرنا ایسا ہی ہے جیسے نیند اور خواب کے غائب ہونے پر تمہارا خود کو پانا۔ یہ ویسا ہی ہے۔ گیتا پر تبصرے میں ایک جگہ اور لکھا ہے: "جہالت کے خاتمے کے علاوہ گیان میں کیا کوئی اور منفرد بات بھی شامل ہے؟ اندھیرے کو دور کرنے کے معنی روشنی کے ہیں دوئی کو ختم کرنے کے معنی اکائی یا وحدت کے ہیں۔ ہم جب بھی دوئی کو ختم کرنے کی بات کرتے ہیں تو دراصل ہم دوئی نہ ہونے کی بات کرتے ہیں۔ ہم جب بھی اندھیرے کو ختم کرنے کی بات کرتے ہیں تو دراصل ہم روشنی کے بارے میں بات کر رہے ہوتے ہیں۔

"اگر ہم دوئی نہ ہونے کی حالت کو پانا ہے تو ہمارے اندر موجود دوئی کے احساس کو دور کرنا ضروری ہے۔ یہی دوئی نہ ہونے کی حالت کو پانا ہے۔ دوئی کی حالت میں رہتے ہوئے کون دوئی نہ ہونے کی حالت کا ذکر سکتا ہے۔ جب تک کوئی ویسی حالت میں داخل نہیں ہوتا۔ یعنی اس سے نہیں گزرتا تب تک وہ اسے کس طرح جان پایا سکتا ہے۔

شاگرد یا پیروکار بھی ست گورو کی طرح گیان کی تجسیم ہے

"ان دو کے درمیان فرق اعلادرجے کی معرفت، فوق بشری وجودیت اور لاثانی استطاعت اور روحانی قوت کا ہوتا ہے۔ ست گورو نرگن ست چت آنند ہے۔ اس نے انسانی روپ محض انسانیت کو بلند کرنے اور دنیا کو اوپر اٹھانے کے لیے اختیار کیا ہوتا ہے۔ لیکن اس سے اس کی نرگن ہونے کی فطرت کو ذرا بھی نقصان نہیں پہنچتا۔ اس کی حقیقت روحانی قوت اور دانش وری ذرا بھی کم ہوئے بغیر رہتی ہے۔ بھگت یا شاگرد بھی حقیقت میں اسی روپ کا حاصل ہوتا ہے لیکن اس پر بے شمار جنموں کے کرموں کے اثرات جہالت یا لاعلمی کی صورت میں چھائے رہتے ہیں، جو اس کی نظر سے اس حقیقت

نے پوچھا۔ ناتا۔

"مجھے نہیں سمجھ میں آتا کہ کس طرح اگیان کو استعمال کرنے سے بہتر معنی نکل سکتے ہیں" بابا نے جواب دیا۔ بابا نے پھر سوال کیا:-

"بھگوان کرشن نے کیوں ارجن کو "گیانیوں" یا عارفوں کے سامنے سر جھکانے ان سے سوال و جواب کرنے اور ان کی خدمت کرنے کے لیے بھیجا۔ کیا بھگوان کرشن خود 'متھو درشی' یعنی مجسم عرفان نہیں تھے؟۔

"ہاں وہ تھے لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا کہ انھوں نے ارجن کو گیانیوں کے پاس جانے کے لیے کیوں کہا" ناتا نے جواب دیا۔

بابا نے اب آخری سوال کرتے ہوئے کہا:- "کیا تم یہ نہیں سمجھ سکے ہو" ناتا کو بڑی سبکی محسوس ہوئی۔ اس کے غرور کا سر نیچا ہو چکا تھا۔ تب بابا نے وضاحت کرنا شروع کیا:

(1) گیانیوں کے سامنے سجدہ کرنا یا سر جھکانا کافی نہیں ہے۔ ہمیں خود کو پوری طرح ست گورو کی خدمت کے لیے وقف کر دینا چاہیے۔

(2) محض سوال کرنا کافی نہیں ہے۔ سوال کسی غلط مطلب یا نیت سے نہیں کرنا چاہیے یا گورو کو پھانسنے یا جواب دیتے ہوئے اس کی غلطیوں کو پکڑنے یا محض تجسس کی خاطر نہیں کرنا چاہیے۔ وہ لازمی طور پر سنجیدہ ہونا چاہیے اور موکش یا نجات حاصل کرنے کے لیے یا روحانی ترقی کی خاطر کیا جانا چاہیے۔

(3) انسان میں اگر یہ احساس ہو کہ اسے خدمت کرنے یا نہ کرنے کی آزادی حاصل ہے تو وہ خدمت نہیں کہلا سکتی۔ انسان کو یہ احساس ہونا چاہیے کہ وہ اپنے جسم کا مالک نہیں ہے۔ جسم کا مالک گورو ہے اور اس کے وجود کا مقصد صرف اس کی خدمت کرنا ہے۔ ست گورو تمہیں گیان حاصل کرائیں گے جس کا ذکر اشلوک میں ہوا ہے۔

ناتا کو یہ سمجھ میں نہ آسکا کہ گورو کیسے گیان سکھاتا ہے۔

نے بھگوت گیتا کے چوتھے باب کا 34واں اشلوک پڑھا۔ بابا نے دریافت کیا کہ کیا وہ اسے سمجھتا ہے۔ اس نے ہاں میں جواب دیا "اگر جانتے ہو تو مجھے بھی بتاؤ" بابا نے تقاضا کیا۔ نانا نے وضاحت کرتے ہوئے پورے اشلوک کا مجموعی مفہوم پیش کیا۔ بابا نے کہا: میں اس طرح کا مجموعی مفہوم نہیں جاننا چاہتا۔ مجھے ایک ایک لفظ کے معنی اور اس کی قواعدی قوت بتاؤ۔ تب نانا نے اس کے ایک ایک لفظ کے معنی بیان کیے۔ بابا نے سن کر کہا: کیا محض سجدہ کرنا کافی ہے؟ "مجھے پرنبات" لفظ کے سجدے کے علاوہ اور کوئی معنی نہیں آتے" اس نے جواب دیا۔ بابا نے پھر پوچھا۔ "پری پرشن لفظ کے معنی کیا ہیں؟۔

نانا:- "وہی سوال پوچھنا۔ بابا": -اگر "پری پرشن" کا مطلب وہی ہے جو پرشن کا ہے تو پھر ویاس نے اس لفظ کے ساتھ "پری" کا سابقہ کیوں لگایا۔ کیا ویاس ایسا کرتے ہوئے اپنے ہوش و حواس میں نہیں تھا" بابا نے سوال کیا جس کا جواب دیتے ہوئے نانا نے پھر کہا: "پری پرشن کے اور کوئی معنی میں نہیں جانتا"۔

بابا نے ایک بار پھر کہا "سیوا سے یہاں کس طرح کی سیوا مراد ہے" "بس وہی جو ہم ہمیشہ کرتے چلے آرہے ہیں" جواب ملا۔ کیا ایسی خدمت کرنا کافی ہے؟ بابا نے پوچھا۔

نانا نے کہا:- میں نہیں جانتا کہ سیوا لفظ میں اور کیا چیز اہم یا امتیازی ہے" بابا سے نہ رہا گیا انھوں نے کہا: اگلی سطر میں لفظ "اپدیشنتی" میں گیانم کی جگہ کوئی بھی دوسرا لفظ پڑھ سکتے ہو؟ "ہاں" نانا نے اثبات میں جواب دیا۔

بابا مثلاً:- کون سا لفظ:- نانا گیانم:- بابا کیا گیان کی جگہ اس لفظ کو استعمال کر کے اشلوک کے کوئی معنی نکل سکتے ہیں" نانا:- نہیں شنکر بھاشیہ شرح ایسی کسی ساخت کو پیش نہیں کرتا"۔

"پرواہ مت کرو اگر وہ کوئی ساخت پیش نہیں کرتا لیکن اگر اگیان کا لفظ استعمال کرنے سے بہتر معنی حاصل ہوتے ہوں تو کیا اس کے استعمال پر کوئی اعتراض ہے؟" بابا

کو سکون و طمانیت عطا کرتے رہے۔

بابا کی وضاحت

کسی کو بھی یقین نہ تھا کہ بابا کو سنسکرت آتی ہے۔ انھوں نے نانا صاحب چندور کر کو گیتا کے ایک شعر کی وضاحت کر کے سب کو حیران کر دیا۔ اس واقعے کی مختصر روداد مسٹر بی۔ وی۔ دیو ریٹائرڈ معاملہ دار نے مراٹھی زبان میں لکھ کر شری سائی لیلا میگزین کی جلد 4 کے صفحہ 562 پر شائع کرائی تھی۔ اس روداد کا خلاصہ ''بابا کے اصول و اقوال'' کے صفحہ 61 پر اور ''عجیب و غریب سائی بابا'' صفحہ 36 پر کیا گیا ہے۔ ان دونوں کتابوں کو بھی۔ وی نرسمہاراؤ سوامی نے لکھا ہے۔ بی۔ وی۔ دیو نے انگریزی میں 7/ستمبر 1936ء کو ایک بیان میں بھی کیا ہے جو ''بھگتوں کے تجربات حصہ سویم'' نامی کتاب کے صفحہ 66 پر سوامی نے شائع کیا ہے۔ مسٹر دیو کو چوں کہ نانا صاحب سے اس موضوع پر براہِ راست معلومات حاصل ہیں اس لیے ہم یہاں پر اسی کے بیان کو پیش کرتے ہیں۔

نانا صاحب چندور کر ویدانت کا ایک اچھا طالب علم تھا۔ اس نے گیتا کو ساری تفسیروں کی مدد سے پڑھا تھا اور اسے اپنے علم پر بڑا فخر تھا۔ وہ سوچتا تھا کہ بابا سنسکرت کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ چناں چہ ایک دن بابا نے بلبلے کو چبھو کر ساری ہوا نکال دی۔ یہ اس زمانے کی بات ہے۔ جب ابھی لوگوں نے جوق در جوق بابا کے پاس آنا شروع نہیں کیا تھا۔ جب بابا اس طرح کے بھگتوں کے ساتھ مسجد میں تنہائی میں بات چیت کرتے تھے۔ نانا بابا کے پاس بیٹھ کر ان کی ٹانگوں کی مالش کرتے ہوئے منہ میں کچھ بڑبڑا رہا تھا۔ بابا نے اس سے دریافت کیا کہ وہ کیا بڑبڑا رہا ہے۔ اس نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ وہ سنسکرت کا ایک اشلوک پڑھ رہا ہے۔ کون سا اشلوک؟ بابا نے پھر دریافت کیا۔

''بھگوت گیتا سے'' اس نے جواب دیا۔ ''ذرا زور سے پڑھو'' بابا نے کہا۔ اس پر نانا

بتیسواں باب

باباکو سنسکرت کی معلومات

[(1) بابا کی گیتا کے ایک اشلوک کی وضاحت(2) سمادھی مندر کی تعمیر۔]

اس باب کا تعلق بھگوت گیتا کے ایک شعر کی بابا کی طرف سے کی گئی وضاحت سے ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ بابا کو سنسکرت زبان نہیں آتی اس لیے متذکرہ وضاحت، ناناصاحب چندورکر کی کی ہوئی ہے۔ ہیماڈپنت نے اس اعتراض کی تردید کے لیے اصلی مراٹھی کتاب میں یہ باب لکھا۔ وہ باب چوں کہ اسی موضوع سے تعلق رکھتا ہے اس لیے اسے اس باب کے ساتھ شامل کردیا گیاہے۔

ابتدائیہ

متبرک ہے شرڈی اور متبرک ہے دوارکامائی جہاں شری سائی اس وقت تک چلتے پھرتے رہے۔ جب تک کہ انہوں نے سمادھی اختیار نہ کی۔ شرڈی کے لوگ بھی متبرک ہیں جن پر احسان کرتے ہوئے بابا اتنے دور چلے آئے۔ شرڈی پہلے ایک چھوٹا گاؤں تھا لیکن ان کے تعلق و واسطے سے وہ ایک مقدس تیرتھ استھان بنتے ہوئے ایک اہم مقام کا درجہ حاصل کر گیا۔ اسی طرح شرڈی کی خواتین بھی مقدس ہیں اور مقدس ہے بابا میں ان کا غیر منقسم اور کلی اعتقاد۔ وہ نہاتے، اناج کو پیستے، کوٹتے اور گھر کے دوسرے کام کاج کرتے ہوئے بابا کی شان میں گیت گاتی رہیں۔ مقدس ہے ان کی بابا کے تئیں محبت جس کی وجہ سے وہ میٹھے گیت گاتی رہیں جو گانے اور سننے والوں کے من